39211- بنک میں رقم رکھنی اور کیا ہاسپٹل کی تعمیر زکاۃ کے مصاریف میں سے ہے؟

سوال

جس کے پاس کسی بنک یا توفیر بک میں کچھ رقم رکھی ہو اور اس کی سالانہ زکاۃ بھی ادا کی جاتی ہو تو کیا فائدہ کے سبب یہ مال مشکوک ہوگا؟

اور زکاۃ نکالنے کے متعلق سوال یہ ہے کہ کیا مال کا کچھ حصہ ہاسپٹل یا یتیم خانہ بنانے کے لیے دیا جا سکتا ہے (کسی خاص ادارے کے اکاؤنٹ میں مال جمع کروانے کے ذریعہ) یا کہ مال ہاتھوں میں دینا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

سودی بنکوں میں رقم رکھنی اور اس پر
سود لینا اور فائدے کا نام دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اس مال کی زکاۃ ادا کرنے
سے صاحب مال کو گناہ سے نہیں بچاتی.

آپ سوال نمبر (
22339) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں
سود کی حرمت کا بیان ہے.

اور اسی طرح سوال نمبر (
181) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں، کیونکہ
اس میں سودی بنکوں کے اندر مال رکھنے کی حرمت بیان کی گئی ہے.

دوم :

اور رہا مسئلہ زکاۃ کے مصاریف کا تو
یتیم خانہ اور ہاسپٹل بنانے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں، نہ تو ہاتھوں ہاتھ اور نہ
ہی کسی واسطہ کے ذریعہ، کیونکہ زکاۃ کے مصرف محصورہ اور مقرر کردہ ہیں ان سے زیادہ
کرنا جائز نہیں.

اللہ تعالی نے زکاۃ کے مصاریف مندرجہ
ذیل فرمان میں بیان فرمائے ہیں :

.{صدقے (زکاۃ) صرف فقیروں کے لیے
ہیں اور مسکینوں کے لیے اوران کے وصول کرنے والوں کے لیے، اور تالیف قلب کے لیے،
اور گردن آزاد کرانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو
مسافروں کے لیے}.التوبۃ (60).

اورزکاۃ کے ان مصاریف کی تفصیل اور
وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب
میں کی ہے اس کا مطالعہ کرلیں.

اور ہم نے سوال نمبر (
13734) اور (
21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس
کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاۃ دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان
کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں.

لیکن اگر اس زکاۃ کو یتیم خانہ میں
اس لیے لگایا جارہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم
فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاۃ
دینے والا خود زکاۃ کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نے زکاۃ اللہ تعالی کے
حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم.